تعلیم القرآن لغت

اس لغت میں قرآن کے تمام الفاظ کو حروف تہجی کے لحاظ سے بمع حوالہ قرآن جمع کیا گیا ہے اور ہر لفظ کا مکمل ترجمہ و مفہوم مادہ و مصدر اور صرفی تشریح (گرامر کے قواعد) کے ساتھ دیا گیا ہے،
نیز بلحاظ مادہ و مصدر بھی تمام الفاظ قرآنی کو جمع کیا گیا ہے۔

(جلد چہارم)

[بسلسلہ تعلیم القرآن مجلد سیٹ، لغت ایک ہی جلد میں کامل ہے]

مرتبہ
صابر قرنیؒ

ترتیب و تدوین
حافظ جنید احسن

ادارہ تعلیم القرآن

19-C منصورہ ملتان روڈ لاہور

فہرست تعلیم القرآن لغت

عنوان	صفحہ نمبر تا صفحہ نمبر
تعارف	۳ تا ۶
قواعد واصطلاحاتِ عربی	۷ تا ۱۷
اشاریہ برائے قواعد واصطلاحاتِ عربی	۱۸
لغات (بلحاظ حروف تہجی مکمل لغات القرآن)	۱۹ تا ۷۰۸
ضمیمہ ۱ (فہرست الفاظ القرآن بلحاظ مادہ ومصدر)	۷۰۹ تا ۸۱۲
ضمیمہ ۲ (فہرست الفاظ دیگر)	۸۱۳ تا ۸۱۴
ضمیمہ ۳ (صرف صغیر بلحاظ ابواب مجرد ومزید)	۸۱۵ تا ۸۲۴

جملہ حقوق طباعت محفوظ ہیں

تعلیم القرآن لغت

مرتبین عبدالرحمان صابر قرنیؒ، حافظ جنید احسن

نظر ثانی وتصحیح حافظ جنید احسن

ناشر ادارہ تعلیم القرآن

19-C منصورہ، ملتان روڈ لاہور

فون: 0425025227 5412949

0300-4890192

Email: italeemulquran@yahoo.com

باراول ستمبر ۲۰۰۹ء، رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تعارف

یہ لغت اصل میں تعلیم القرآن مجلد سیٹ کا تتمہ یعنی اس کا چوتھا حصہ ہے۔ آغاز میں بنیادی طور پر خیال یہ تھا کہ تعلیم القرآن کے سلسلے میں شائع شدہ پاروں کے آخر میں درج لغت کو ایک مکمل لغات القرآن کی شکل میں یکجا کر کے ایک ہی جلد میں مرتب کر لیا جائے، جیسا کہ تعلیم القرآن مجلد سیٹ مرتب کیا گیا ہے۔ لیکن جب کام کا آغاز کیا تو دو باتیں فوراً سامنے آ گئیں؛ ایک یہ کہ اس سے ملتی جلتی کم از کم دو یا تین لغات القرآن کی کتب پہلے سے شائع شدہ موجود ہیں، لہٰذا کام میں کچھ جدت لانی چاہیے، دوسرا یہ کہ جب ہم نے الفاظ کو ترتیب دیا تو کم از کم دو سے ڈھائی ہزار الفاظ کی تحقیق و تدوین پہلے سے پاروں میں موجود نہیں تھی۔ اب اس کام میں کسی قدر طوالت لازمی تھی۔ ہماری نظر سے جو معاصر اردو لغات القرآن کی کتب گزریں ان میں کچھ باتوں میں ہم نے کمی محسوس کی۔

لغات القرآن کے سلسلے میں کچھ کتابیں ایسی ہیں جو جامع اور مختصر ہیں اور ان میں صرف ترجمہ درج کیا گیا ہے، ان کی اصل خامی یہ ہے کہ بعض جگہ تجنیس خطی کی وجہ سے دو مختلف صیغے جو بظاہر ایک ہی محسوس ہوتے ہیں، علیحدہ ہونے سے رہ گئے ہیں، اور بعض جگہ ان کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ لکھا ہے تاہم ایک عام قاری کیلئے اس کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے اور یہ پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ دیگر کچھ کتب ایسی ہیں جن میں صرفی تشریح بھی ترجمے کے ساتھ ساتھ لکھی گئی ہے اور کچھ تحقیقی نوٹس بھی، لیکن ان میں بھی یا تو کچھ الفاظ چھوٹ گئے ہیں یا ان کی صرفی تشریح برائے نام ہے، صحیح استفادے کیلئے نامکمل اور غیر مفید۔ ان سب کے بعد صرف ایک کتاب بچتی ہے جو اوپر بیان کی گئی خامیوں سے کافی حد تک بچی ہوئی ہے، وہ ہے لغات القرآن از مولانا عبدالرشید نعمانیؒ و عبدالدائم جلالیؒ کی۔ اس لغات کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں الفاظ کو قرآن سے بعینہٖ چن کر حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کر لیا گیا ہے، یعنی جیسے کہ وہ قرآن میں لکھے ہوئے ہیں، ضمائر متصلہ کے ساتھ اور ضروری مرکبات بھی؛ پھر ان کی مکمل صرفی تشریح کی گئی ہے؛ جہاں ضروری ہوا مادہ کے حوالے سے تحلیل و تجزیہ کیا گیا ہے؛ کسی جگہ تحقیقی نوٹ کی ضرورت ہے یا متعلقہ کوئی تاریخی واقعہ ہے وہ درج کیا گیا ہے؛ پھر آخر میں ہر لفظ کا مکمل حوالہ کہ وہ قرآن میں کہاں کہاں وارد ہوا ہے، پارہ نمبر اور رکوع نمبر کے ساتھ۔ ہمارے پیش نظر بھی بنیادی طور پر شروع سے لغت القرآن کا یہی ماڈل رہا ہے۔ تاہم اس لغات کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس میں بعض جگہ ضرورت سے زیادہ طوالت اختیار کی گئی ہے اور چھ جلدوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کیلئے اس سے استفادہ کرنا قدرے مشکل ہو جاتا ہے، دوسری بات یہ کہ حوالوں کا طریقۂ کار غلط ہے؛ پورے رکوع میں سے کوئی لفظ تلاش کرنے کی بجائے ایک آیت میں سے نکالنا کہیں آسان ہے۔ اس میں بھی بہت سے الفاظ درج ہونے سے رہ گئے ہیں اور غالباً نظر ثانی نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے الفاظ کے اعراب اور ان کے حوالوں میں اغلاط موجود ہیں؛ نیز بعض الفاظ کو تلاش کرنے میں بھی دقت پیش آتی ہے اور بہت سارے الفاظ کا مادہ نامعلوم ہے۔

تعلیم القرآن لغت کی ترتیب و تدوین میں اوپر بیان کی گئی تمام باتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ہر طبقہ بالخصوص قرآنی عربی سیکھنے کے خواہش مند عام پڑھے لکھے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ الفاظ کو جمع کرنے اور ان کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دینے کیلئے کمپیوٹر سے مدد لی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ نہ ہی کوئی لفظ چھوٹے اور نہ ہی کسی لفظ کا کوئی حوالہ غلط درج ہو،

اور لفظ بعینہٖ ویسا ہی درج ہو جیسا قرآن میں آیا ہے۔ ہر لفظ کا سیاق کے مطابق نیز عربی لغت کے مطابق بھی ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تمام مشتقات کا مادہ و مصدر نیز مکمل صرفی تشریح لکھی گئی ہے۔ ہر لفظ کا مادہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کسی مادے کے ذیل میں کون کون سے الفاظ آئے ہیں دیکھے جا سکتے ہیں۔ تمام مصادر القرآن کو بذیل مادہ لکھ دیا گیا ہے۔ ہر مصدر کے ذیل میں کون کون سے مشتقات آئے ہیں درج کر دیے گئے ہیں۔ ایک اہم خصوصیت جو اسے دیگر تمام لغات کی کتب سے ممتاز کرتی ہے وہ ہر مصدر کی صرف صغیر ہے، یعنی کسی بھی مشتق کے مصدر و مادہ کی مدد سے اس کی صرف صغیر معلوم کی جا سکے اس کا لغت میں ایک نہایت آسان طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ پس تعلیم القرآن لغت ایک ایسی کتاب ہے جس میں تمام الفاظ قرآنی کو مع صرفی تشریح و افادات (ضروری تحقیقی و تاریخی نوٹس) و مکمل حوالہ جات حروف تہجی کے اعتبار سے بھی اکٹھا کیا گیا ہے اور مادہ کے لحاظ سے بھی، بذیل مادہ مصادر کے لحاظ سے بھی، نیز عربی سیکھنے کی غرض سے صرف صغیر معلوم کرنے کا طریقہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔

الحمدللہ، تعلیم القرآن لغت ایک ایسی کتاب تیار ہوئی ہے جس سے ہر طبقہ اور ہر مکتبۂ فکر کا راہی استفادہ کر سکتا ہے، اپنے اپنے ظرف اور ذوق کے مطابق۔ معلمین و مدرسین تیاری کرتے ہوئے کسی بھی تفسیر کے ساتھ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں تاکہ اپنی بات میں مادہ و مصدر کے صحیح مفہوم اور باریکیوں کے ساتھ زور پیدا کر سکیں۔ طلباء، بالخصوص مدارس دینیہ کے متعلمین الفاظ قرآنی کا صرفی تحلیلات، نیز الفاظ کے تقابلی جائزوں کے ساتھ احاطہ کر سکتے ہیں اور اس سے 'مُعْجم الْمُفَهْرس' کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور عوام محض ترجمے اور یہ جاننے کے ساتھ کہ یہ لفظ فعل ہے، اسم ہے یا حرف، مطالعہ کر سکتے ہیں۔

تعلیم القرآن لغت کے بارے میں چند ضروری باتیں:

۱) تعلیم القرآن لغت بنیادی طور پر تین حصوں پر مشتمل ہے: پہلا قواعد و اصطلاحات عربی پر مشتمل ہے جس میں تمام ضروری اصطلاحات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسرا اصل لغت (جسے ہم لغات کہیں گے) پر محیط ہے جو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور تمام تفصیلات اس میں جمع کر دی گئی ہیں۔ تیسرے حصے میں کچھ ضمیمے ہیں، ضمیمہ ۱: اس میں تمام الفاظ کو بلحاظ مادہ و مصدر جمع کیا گیا ہے، ضمیمہ ۲: اس میں جو بذیل مادہ نہیں لکھے گئے انہیں ایک الگ فہرست کی شکل میں جمع کر دیا گیا ہے، ضمیمہ ۳: اس میں تمام ابواب (مجرد و غیر مجرد) کے تمام بنیادی الفاظ کی صرف صغیر درج کی گئی ہے۔

۲) لغات میں تمام الفاظ کے ساتھ مصدر و مادہ درج کر دیا گیا ہے۔ تقابلی جائزوں و دیگر فائدوں کیلئے ضمیمہ ۱ میں درج بذیل مادہ الفاظ سے مدد لی جا سکتی ہے جہاں تمام مشتق الفاظ کو افعال اور اسماء کی شکل میں ان کے مصادر کے ذیل میں الگ الگ لکھا گیا ہے اور دیگر الفاظ (اسماء و مصادر) کو متفرق اسماء کے ذیل میں۔ لغات میں ہر مصدر کے ساتھ اس کا ماضی مضارع یا تو درج ہے یا ضمیمہ ۱ کی مدد سے اسے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

۳) اسی طرح لغات میں تمام افعال اور اسماء مشتقہ و مصادر کے ساتھ ان کے باب بھی لکھے گئے ہیں، ہر باب کے نام کے ساتھ ایک نمبر لکھا گیا ہے، یہ نمبر اصل میں اس لفظ یا اس کے مصدر کی صرف صغیر کا اشارہ ہے جو ضمیمہ ۳ یعنی "ضمیمہ برائے صرف صغیر" میں ہر باب کے ذیل میں لکھی گئی ہے، مثلاً جہاں افعال ۵ لکھا ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ باب افعال کے جدول میں نمبر ۵ پر دیکھئے۔

۴) لغات میں ہر لفظ کے ساتھ اس کا مکمل حوالہ درج کیا گیا ہے، یعنی (سورۃ نمبر: آیت نمبر)۔ یہ حوالے دیگر لغات کے برعکس مؤثر اور واضح ہیں، اور کمپیوٹر کی مدد سے جمع کیے جانے کی وجہ سے کامل ہیں (لاّ ماشاء اللہ)۔ اگر کوئی لفظ کسی آیت میں ایک سے زیادہ مرتبہ آیا ہے تو اسے اتنی ہی دفعہ لکھا گیا ہے جتنی دفعہ وہ اصل میں آیا ہے کہ تجنیس خطی کی وجہ سے دو مختلف صیغوں کا غیر یکساں ہونا واضح ہو جائے، مثلاً اَعْلَمُ (۱۱:۳۱، ۳۱) یا تَاْتِیَهُمْ (۱۲:۱۰۷، ۱۰۷) وغیرہ۔ البتہ حروف وغیرہ کے حوالے جو بہت کثرت سے ہیں مکمل نہیں درج کیے۔ ایسی جگہیں جہاں نامکمل حوالے ہیں ...... سے واضح کی گئی ہیں۔

۵) ضمیمہ ا میں بعض الفاظ کو [ ] کے ساتھ ممتاز کیا گیا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جہاں صرفی تشریح و مصدری معنی کے لحاظ سے زیادہ تفصیل ملے گی۔ یہاں نہ صرف مصدر کا معنی ملے گا بلکہ ایک ہی مصدر کے ذیل میں اگر کچھ الفاظ مختلف معانی میں آئے ہیں تو یہ بریکٹ اسے واضح کرے گی۔ اس ضمیمے میں تمام مصادر القرآن درج ہیں () یعنی چھوٹی قوسین کے اندر یا متفرق اسماء کے ذیل میں، ان کا ترجمہ ومفہوم ان کے متعلقہ مشتقات سے یا خود ان کے ترجمے سے، اگر وہ علیحدہ سے درج ہے، معلوم کیا جا سکتا ہے۔

۶) ضمیمہ ۲ میں تمام حروف، ضمائر، اسماء الاستفہام، اسم فعل، اسماء موصولہ، ایسے اسماء جو دو حرفی ہیں، اسماء الاشارۃ، حروف مقطعات، اور ان تمام کے مختلف مرکبات، نیز ایسے الفاظ جو غیر عربی ہیں جمع کیے گئے ہیں۔

۷) لغات میں اکثر ترجمہ سیاق کے مطابق کیا گیا ہے تاہم اکثر جگہ ساتھ ساتھ عام لغوی ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے، اور بعض جگہ عام لغوی ترجمہ ملے گا۔ سیاق کے لحاظ سے صحیح ترجمہ خاص طور پر زمانی تغیر جو ظرفیت کے وجہ سے ہو یا فعلی تغیر جو اسم فعل ہونے کی وجہ سے ہو، تعلیم القرآن کے سیاق میں ہی ملے گا۔ اصل معنی کے لحاظ سے لغات میں ترجمہ بہر حال درست ہوگا۔

۸) تعلیم القرآن لغت کو مرتب کرنے کیلئے جن لغات، تفاسیر و کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

لغات:

☆مفردات امام راغب ☆لغات القرآن از عبدالرشید نعمانی و عبدالدائم جلالی

☆ قاموس از قاضی زین العابدین ☆ قاموس از پروفیسر عبدالرزاق ☆المنجد

تفاسیر و تراجم:

☆تعلیم القرآن از صابر قرنی ☆تفہیم القرآن از مولانا مودودی

☆تفسیر عثمانی ☆ترجمان القرآن از ابوالکلام آزاد

دیگر کتب:

☆عربی کا معلم از مولانا عبدالستار ☆قواعد زبانِ قرآن از خلیل الرحمٰن چشتی

☆ دائرۂ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب

لغت میں حوالے نہیں ملیں گے جو کچھ بھی ترتیب دیا گیا ہے انہی کتب کے حوالوں سے ہے۔ جو کچھ بھی دیا گیا ہے اکثر معروف اور مشہور ہے، بالخصوص تحقیقی یا تاریخی نوٹس میں۔ (اگر کسی صاحب کو کسی جگہ حوالہ درکار ہو تو وہ ہم سے مانگ سکتے ہیں)۔

۹) ذیل میں کوئی لفظ تلاش کرنے کے حوالے سے ہدایات درج کی جائیں گی:

☆ لغات میں کوئی لفظ تلاش کرنے کیلئے عربی حروف تہجی کی ترتیب ذہن میں رکھئے اور کسی بھی لفظ کے تمام اعراب ہٹا کر اصل لفظ اور اس کی آواز کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھئے۔

☆ کھڑی زبر جہاں آئے گی وہاں ایک الف زائد تصور کیا جائے گا۔

☆ شد(ّ) کا کوئی وزن نہیں، مشدد حرف ایک ہی مانا گیا ہے۔

☆ اَلْ کا کوئی وزن نہیں، یعنی کوئی لفظ اگر معرف باللام ہے تو اسے اَلْ ہٹا کر تلاش کیا جائے۔

☆ بعض الفاظ میں واؤ نہیں پڑھا جاتا مثلاً اُولٰٓئِكَ، اُولَاءِ، اُولُوا وغیرہ تاہم ان میں واؤ کا وزن مانا گیا ہے اس لیے انہیں الف واؤ میں تلاش کیا جائے، البتہ اُورِیْکُمْ اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے اسے الف را میں دیکھئے۔

☆ ذیل میں حروف اور مثالیں دیکھئے:

ء	=	ا (مادہ میں جہاں بھی الف لکھا گیا ہے اس سے مراد ہمزہ ہے)
أ	=	اا
ة	=	ت
ؤ	=	او
ئ	=	ای
ىٰ	=	ای
ـِ	=	ی (ضمائر کے علاوہ)

مثالیں:

اِتَّقٰی	=	الاَتَقٰی	= اتقای (تلاش کرنے کیلئے یہ خاکہ ہے)
اَلَّذِیْنَ	=	الذین	
اٰنِیَۃٌ	=	اانیت	
اَللّٰہ	=	الاہ	
ہٖ	=	ہ	

استدعاء

تعلیم القرآن لغت کی یہ مکمل کتاب اپنی ساخت و بناوٹ کے اعتبار سے کسی قدر پیچیدگی اختیار کر گئی ہے۔ لیکن یہ پیچیدگی استفادہ کرنے والوں کیلئے ہرگز نہیں! جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا کہ ہر شخص اپنے ظرف اور ذوق کے مطابق اس کا مطالعہ کر سکتا ہے، اگر کسی کو کوئی چیز پیچیدہ محسوس ہو وہ اسے چھوڑ دے اور دوسری چیز سے فائدہ اٹھالے۔ تاہم تیاری کے اعتبار سے، غلطی اور تسامح سے پاک ہونے کے اعتبار سے یہ مشکل اور پیچیدہ ہے! اس لیے متعلمین قرآن سے ہماری گزارش ہے کہ وہ اس میں کوئی بھی چیز محسوس کریں تو ہمیں ضرور مطلع کریں تاکہ اس کی تصحیح کر لی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس کام کو قبول فرمائے اور اسے صدقۂ جاریہ بنا دے (آمین)۔

قواعد و اصطلاحاتِ عربی

(ایک مختصر جائزہ)

۱۔ **کلمہ**: ہر بامعنی لفظ کو کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف۔

ا۔ **اسم**: وہ ہے جو کسی چیز کا نام ظاہر کرے۔ مثلاً رَجُلٌ (مرد)، کِتَابٌ (کتاب)، خُبْزٌ (روٹی)، مَاءٌ (پانی)۔

ب۔ **فعل**: جو کسی کام کے گزشتہ، موجودہ یا آئندہ ہونے کے معنی ظاہر کرے۔ یعنی ماضی (گزرا ہوا زمانہ)، حال (موجودہ زمانہ)، مستقبل (آنے والا زمانہ) پایا جائے۔ جیسے ذَهَبَ (وہ گیا)، يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)، اَكَلَ (اس نے کھایا)، يَاكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا)۔ **فعل کی چار قسمیں ھیں**: ماضی، مضارع (حال و مستقبل)، امر و نہی۔

ج۔ **حرف**: جو **اسم** اور **فعل** کے درمیان رابطہ کا کام دے یا دو اسموں کو ملا کر ان کے معانی پورے کرتا ہو۔ کسی بھی حرف کے معنی دوسرے الفاظ سے مل کر واضح ہوتے ہیں۔ عربی کے چند حروف اور انکے عمومی معانی: فِيْ (میں)، مِنْ (سے)، كَ (مانند)، عَلٰى (پر)، اِلٰى (طرف)، عَنْ (سے)، حَتّٰى (تک، یہاں تک)، بِ (ساتھ، بسبب)، لِ (لیے) وغیرہ۔ الفاظ کے ساتھ مثالیں: اِلَى الْبَيْتِ (گھر تک)، عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ (فرشتوں پر)، فِي الْجَنَّةِ (جنت میں) وغیرہ۔

۲۔ **حرکاتِ عربی اور اعراب**: زبر (ـَ)، زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) میں سے ہر ایک کو **حرکت** کہتے ہیں۔ دو پیش (ـٌ)، دو زبر (ـً) اور دو زیر (ـٍ) کو **تنوین** کہتے ہیں اور وہ حرف جس پر تشدید (ـّ) ہو **مُشَدَّد** کہلاتا ہے، مثلاً مُحَمَّدٌ میں دوسرا م مشدد ہے۔

ا۔ **رَفع** ‹**یاضَمَّہ**›: پیش کو کہتے ہیں، وہ حرف جس پر پیش ہو **مضموم** کہلاتا ہے اور وہ لفظ جسکے آخری حرف پر پیش ہو **مرفوع** کہلاتا ہے، مثلاً کِتَابٌ یا کِتَابُ، قَوْلٌ۔ اس میں بُ، بٌ مضموم ہیں اور کِتَابُ یا کِتَابٌ دونوں مرفوع (**یابحالتِ رفع**) ہیں۔

ب۔ **نَصب** ‹**یافَتحہ**›: زبر کو کہتے ہیں اور **مفتوح** وہ حرف جس پر، اور **مَنصُوب** وہ لفظ جسکے آخری حرف پر زبر ہو، رَحْمَةً، رَحْمَةً، عِلْمًا، عِلْمَ۔ رَحْمَةً میں ر، م اور ۃ مفتوح ہیں اور رَحْمَةً منصوب (**یابحالتِ نصب**) ہے کیونکہ آخری حرف پر زبر یا دو زبر ہیں۔

ج۔ **جَر** ‹**یا کسرہ**›: زیر کو کہتے ہیں اور **مکسور** وہ حرف جس پر، اور **مَجرُور** (**یابحالتِ جر**) وہ لفظ جسکے آخری حرف پر زیر ہو، مثلاً نَفْسٍ، قَرْيَةٍ۔

د۔ **جَزْم** ‹**یاسُکُون**›: جزم (ـْ) کو کہتے ہیں، اور **ساکن** ‹**یامَجزُوم**› وہ حرف جس پر، اور **مَجزُوم** وہ لفظ جس کے آخری حرف پر جزم ہو، مثلاً يَفْتَحْ میں ف اور ح ساکن ہیں اور يَفْتَحْ پورا مجزوم کہلاتا ہے۔

تنبیہ: یہاں الفاظ کی اعرابی حالتوں کی پہچان کا (یعنی مرفوع، منصوب، مجرور اور مجزوم کا) صرف سادہ اور آسان بیان کیا گیا ہے۔ تثنیہ، جمع سالم اور بعض دیگر صورتوں میں ان کی پہچان (یا ان کو بنانے کا طریقہ) مختلف ہو جاتا ہے۔

۳۔ **مذکر اور مؤنث**: ہر اسم ان دو حالتوں میں ہوتا ہے، یا مذکر یا مؤنث، مثلاً

ا۔ **مذکر**: رَجُلٌ (مرد)، اِبْنٌ (بیٹا)، اَخٌ (بھائی)، عَمٌّ (چچا)، اَحْسَنُ (خوبصورت مرد)

ب۔ **مؤنث**: اِمْرَاَةٌ (عورت)، بِنْتٌ (بیٹی)، اُخْتٌ (بہن)، عَمَّةٌ (چچی، پھوپھی)، حُسْنٰى (خوبصورت عورت)۔ مذکر کے برعکس مؤنث کی چند نشانیاں ہیں: لفظ کے آخر میں عموماً 'ة' آتی ہے، آخر میں ی آئے گی جیسے حُسْنٰى میں ہے (اسے **الف مقصورہ** کہتے ہیں)، آخر میں اء (**الف ممدودہ**) جیسے بَيْضَاءُ، اس کے علاوہ عورتوں کے نام اور ان کیلئے مخصوص اسماء

جیسے اُخْتٌ، اُمٌّ وغیرہ، اور شہروں اور قبیلوں کے نام بھی مؤنث ہوتے ہیں۔

۴۔ **واحد، تثنیه اور جمع:** ایک کو واحد، دو کو تثنیہ اور دو سے زائد کو جمع کہتے ہیں۔
واحد مذکر کی مثالیں: عَبْدٌ (بندۂ غلام)، عَابِدٌ (عبادت گزار)، مُؤْمِنٌ (ایمان والا)، مُسْلِمٌ (مسلمان)
واحد مؤنث کی مثالیں: اَمَةٌ (لونڈی)، عَابِدَةٌ (عبادت گزار)، مُؤْمِنَةٌ (ایمان والی)، مُسْلِمَةٌ (مسلمان عورت)

ا۔ **تثنیه بنانے کا طریقه:** واحد کے آخر میں ان (بحالت رفع) یا یْنِ (بحالت نصب و جر) لگانے سے تثنیہ بن جاتا ہے۔ ان دونوں سے پہلے والا حرف **مفتوح** ہونا چاہئے۔ مثلاً عَبْدٌ سے عَبْدَیْنِ، اَمَةٌ سے اَمَتَانِ یا اَمَتَیْنِ (دو لونڈیاں)۔

ب۔ **جمع بنانے کا طریقه (یعنی جمع سالم):** اسم واحد مذکر کے آخر میں وْنَ (بحالت رفع) یا یْنَ (بحالت نصب و جر) بڑھانے سے جمع بن جاتا ہے، اسے جمع سالم کہتے ہیں کیونکہ اس میں واحد کی صورت سلامت رہتی ہے، مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ (بحالت رفع) یا مُسْلِمِیْنَ (بحالت نصب و جر)، مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ یا مُؤْمِنِیْنَ۔
اسم واحد مؤنث کی صورت میں اس کے آخر میں ات لگتا ہے (ۃ یعنی **علامت مؤنث** کو حذف کرکے، اگر پہلے سے موجود ہو)۔
جیسے: مُسْلِمَةٌ سے (پہلے مُسْلِمَ پھر ات) مُسْلِمَاتٌ۔ اسی طرح مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ، زَیْنَبُ سے زَیْنَبَاتٌ۔

ج۔ **جمع مکسر:** یہ جمع کی وہ قسم ہے جس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، یہ صرف سننے پر یا چند مخصوص اوزان پر آتی ہے، اسے جمع مکسر کہتے ہیں کیونکہ اس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی ہے۔ مثلاً رُسُلٌ، رَسُوْلٌ کی جمع، قُبُوْرٌ، قَبْرٌ کی جمع، رِجَالٌ، رَجُلٌ کی، کُتُبٌ، کِتَابٌ کی، بِلَادٌ (شہر) کی بَلْدَةٌ جمع، اَنْبِیَاءُ، نَبِیٌّ کی جمع، مَسَاجِد، مَسْجِد کی جمع۔

تنبیه ۱: بہت سارے الفاظ کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع **غیر قیاسی** ہوتی ہے یعنی انکا کوئی قاعدہ نہیں ہوتا جس کی رو سے وہ بنیں، ایسے الفاظ کو **سماعی** کہتے ہیں یعنی جو اہل زبان سے سنے گئے ہوں مثلاً خَلِیْفَةٌ واحد مذکر ہے اسکی ۃ تانیث کی نہیں ہے، اسی طرح سَنَةٌ (سال) جو مؤنث ہے اسکی جمع سِنُوْنَ آتی ہے (جو خلاف **قیاس** ہے)، اِمْرَاَةٌ کی جمع نِسَاءٌ ہے، اَرْضٌ مؤنث ہے (جو بظاہر مذکر لگتا ہے)۔

۵۔ **قیاسی اور سماعی الفاظ:** جو الفاظ کسی قاعدہ کی رو سے بنیں انہیں **قیاسی** کہتے ہیں اور جو بغیر کسی قاعدہ کے یعنی اہل زبان کی گفتگو کے مطابق بولے جائیں انہیں **سماعی** کہتے ہیں۔

۶۔ **مرکبات:** دو یا زیادہ کلمات مل کر **مرکب** بنتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ **مرکب تام:** ایسا مرکب جس میں کوئی بات پوری طرح سمجھ میں آجائے۔ جیسے اَللّٰهُ لَطِیْفٌ (اللہ مہربان ہے)، اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے)۔

ب۔ **مرکب ناقص:** وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آسکے بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو مثلاً رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد)، کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔ مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً توصیفی، اضافی، عددی وغیرہ

ا۔ **مرکب توصیفی:** جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے۔ مثلاً رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک نیک مرد)، اس میں لفظ صالح لفظ رجل کی نیکی کی صفت ظاہر کرتا ہے۔ پہلے لفظ کو **موصوف** اور دوسرے کو **صفت** کہتے ہیں۔ اردو میں عربی کے برعکس صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ جیسے لَیْلٌ طَوِیْلٌ (لمبی رات)، عَذَابٌ عَظِیْمٌ (بڑا عذاب)۔ اگر موصوف واحد ہو تو صفت بھی واحد ہوگی۔ یہی صورت تثنیہ اور جمع کی ہے مثلاً اٰیَاتٌ بَیِّنٰتٌ (روشن آیات)، اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (دو صالح معلمات) یعنی اعراب میں اور تذکیر و تانیث میں بھی صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۲۔ **مرکب اضافی:** وہ مرکب ہے جس کے دونوں جزو **اسم** ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو، جب اردو میں

(۳۲:۵۲).

اُحِلَّتْ: وہ حلال کی گئی، مباح کی گئی (افعال؛ اَحَلَّ. يُحِلُّ) اِحْلَالٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مؤنث۔(٤:١٦٠) (٥:١) (٢٢:٣٠).

اُحْلُلْ: تو کھول دے (نصر۵؛ حَلَّ. يَحُلُّ) حَلٌّ سے جس کے معنی گرہ کھولنے کے ہیں، امر واحد حاضر مذکر۔(٢٠:٢٧).

اَحْلَلْنَا: ہم نے حلال کر دیا (افعال) اِحْلَالٌ سے بمعنی حلال/ جائز کرنے کے، ماضی جمع متکلم۔(٣٣:٥٠).

اَحَلَّنَا: (اَحَلَّ. نَا) اس نے ہم کو لا اتارا، اَحَلَّ، (افعال۵؛ اَحَلَّ. يُحِلُّ) اِحْلَالٌ سے بمعنی اتارنے کے، ماضی واحد غائب مذکر، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)، [مادہ؛ حلل]۔(٣٥:٣٥).

اَحَلُّوْا: انہوں نے لا اتارا (افعال) اِحْلَالٌ سے جسکے معنی اتارنے کے ہیں، ماضی جمع غائب مذکر۔(١٤:٢٨).

اَلْاَحْمَالِ: حمل (جمع ہے)، حَمْلٌ واحد۔(٦٥:٤).

اَحْمَدُ: حضور ﷺ کا نام گرامی۔ حضرت عیسٰیؑ نے حضورؐ کے مبعوث ہونے کی اسی نام سے بشارت دی تھی۔ اَحْمَد، (سمع۱) حَمْدٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ ہے، مبالغہ فاعل بھی ہوسکتا ہے یعنی دوسروں سے بہت زیادہ اللہ کی حمد بیان کرنے والا اور مبالغہ مفعول بھی یعنی اپنے اوصاف حمیدہ کے باعث دوسروں سے زیادہ آپؐ کی مدح کی گئی۔(٦١:٦).

اِحْمِلْ: تو چڑھا لے، سوار کر لے (ضرب۱) حَمْلٌ سے، امر واحد حاضر مذکر۔(١١:٤٠).

اَحْمِلُ: میں اٹھا رہا ہوں (ضرب) حَمْلٌ سے، مضارع واحد متکلم۔(١٢:٣٦).

اَحْمِلُكُمْ: (اَحْمِلُ. كُمْ) میں تمہیں سوار کر دوں، اَحْمِلُ، (ضرب) حَمْلٌ سے، مضارع واحد متکلم، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔(٩:٩٢).

اَحْوٰى: کالا، سیاہ، سبزی مائل/ سرخی مائل سیاہی (سمع۱۳؛ حَوِيَ. يَحْوٰى) حَوًى سے صفت مشبہ (واحد مذکر)۔ اس سیاہی کو کہتے ہیں جو سبزی یا سرخی مائل ہو۔(٨٧:٥).

اَحْيَا: اس نے زندہ کیا (افعال۱۳؛ اَحْيَا. يُحْيِيْ) اِحْيَاءٌ سے جسکے معنی جلانے کے ہیں، ماضی واحد غائب مذکر، [مادہ؛ حیی]۔ اِحْيَاءٌ، حَيٰوةٌ سے ہے، اس کا استعمال کئی معنوں میں ہوتا ہے؛ ۱) قوت نامیہ جو نباتات اور حیوانات میں ہوتی ہے اور زندگی کا ذریعہ ہے۔۲) قوت احساس جس کی وجہ سے حیوان کو حیوان کہتے ہیں۔ ۳) عقل کی قوت کارکردگی۔۴) بقاء فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی۔۵) آخرت کی دائمی زندگی۔۶) حیات جب اللہ کی طرف منسوب ہو تو حیّ سے مراد وہ ذات حق ہے جس کے بارے میں کبھی موت کا تصور نہیں ہوسکتا۔۷) ہلاکت سے نجات دینا۔(٢:١٦٤) (٥:٣٢) (١٦:٦٥) (٢٩:٦٣) (٤٥:٥) (٥٣:٤٤).

اَحْيَآءٌ: زندہ لوگ، حَيٌّ کی جمع جو (سمع۱۴؛ حَيِيَ. يَحْيٰى) حَيٰوةٌ سے صیغہ صفت ہے۔ اَحْيَآءٍ (١٦:٢١)، اَحْيَآءٌ (٢:١٥٤) (٣:١٦٩)، اَحْيَآءً (٧٧:٢٦)، اَلْاَحْيَآءُ (٣٥:٢٢).

اَحْيَاكُمْ: (اَحْيَا. كُمْ) اس نے تم کو زندگی دی/ تمہیں جلایا، اَحْيَا، (افعال؛ اَحْيٰى. يُحْيِيْ) اِحْيَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔(٢:٢٨) (٢٢:٦٦).

اَحْيَاهَا: (اَحْيَا. هَا) اس نے اس کو زندگی دی/ اسے بچایا، اَحْيَا، (افعال) اِحْيَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هَا ضمیر مفعول (واحد غائب مؤنث)۔(٥:٣٢) (٤١:٣٩).

اَحْيَاهُمْ: (اَحْيَا. هُمْ) اس نے ان کو زندگی دی/ انہیں جلایا، اَحْيَا، (افعال) اِحْيَاءٌ سے، ماضی واحد غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔(٢:٢٤٣).

اُحِيْطَ: اسے گھیر لیا گیا (افعال؛ اَحَاطَ. يُحِيْطُ) اِحَاطَةٌ سے، ماضی مجہول واحد غائب مذکر، [مادہ؛ حوط]۔(١٠:٢٢) (١٨:٤٢).

لگاتار کرنا) سے' اسم فاعل تثنیہ مذکر (بحالت نصب وجر)، مُتَتَابِعٌ واحد۔(٤:٩٢) (٥٨:٤).

مُتَجَانِفٍ: مائل ہونے والا' میلان رکھنے والا' (تفاعل۱) تَجَانُفٌ سے' اسم فاعل واحد مذکر۔(٥:٣).

مُتَجٰوِرٰتٌ: برابر برابر' باہم ملے ہوئے' (تفاعل۸؛ تَجَاوَرَ. یَتَجَاوَرُ) تجاوُرٌ (ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا' باہم ملا ہوا ہونا) سے' اسم فاعل جمع مؤنث، مُتَجَاوِرَۃٌ واحد۔(١٣:٤).

مُتَحَرِّفًا: مڑنے والا' پینترا بدلنے والا' دشمن کو فریب دینے کیلئے پیٹھ پھیرنے والا تاکہ پلٹ کر حملہ کرے' (تفعل۱) تَحَرُّفٌ سے' اسم فاعل واحد مذکر۔(٨:١٦).

مُتَحَيِّزًا: جگہ لینے والا' منتقل ہونے والا' مڑ کر سمٹ کر اپنی جماعت کی طرف آنے والا تاکہ ساتھیوں کی مدد سے دوبارہ حملہ کرے' (تفعل۹) تَحَيُّزٌ (سمٹ کر اپنی جماعت کی طرف آنا) سے' اسم فاعل واحد مذکر، [مادہ؛حیز]۔(٨:١٦).

مُتَّخِذَ: بنانے والا' اختیار کرنے والا' (افتعال۲) اِتِّخَاذٌ سے' اسم فاعل واحد مذکر، [مادہ؛اخذ]۔(١٨:٥١).

مُتَّخِذٰتِ: پکڑنے والیں' بنانے والیاں' (افتعال) اِتِّخَاذٌ سے' اسم فاعل جمع مؤنث (بحالت نصب وجر)، یہاں مجرور مضاف، مُتَّخِذَۃٌ واحد۔(٤:٢٥).

مُتَّخِذِیْ: پکڑنے والے بنانے والے' (افتعال) اِتِّخَاذٌ سے' اسم فاعل جمع مذکر (مضاف' بحالت نصب وجر)، یہاں مجرور ہے، مُتَّخِذٌ واحد۔(٥:٥).

مُتَرَاكِبًا: تہ بہ تہ' ایک پر ایک سوار' (تفاعل۱) تَرَاكُبٌ (تہ بہ تہ ہونا) سے' اسم فاعل واحد مذکر۔(٦:٩٩).

مَتْرَبَةٍ: محتاجی' مفلسی' فقروفاقہ' ایسی مفلسی جو زمین سے چمٹا دے اور اٹھنے کی سکت نہ چھوڑے۔(سمع۱) تَرِبٌ (مٹی والا ہونا) مصدر' اسی طرح تُرَاب مٹی کو کہتے ہیں۔(٩٠:١٦).

مُتَرَبِّصٌ: انتظار کرنے والا' منتظر' (تفعل۱) تَرَبُّصٌ سے' اسم فاعل واحد مذکر۔(٢٠:١٣٥).

مُتَرَبِّصُوْنَ: راہ دیکھنے والے' منتظر' مراد نتائج اعمال کے منتظر' (تفعل) تَرَبُّصٌ سے' اسم فاعل جمع مذکر (بحالت رفع)، مُتَرَبِّصٌ واحد۔(٩:٥٢).

الْمُتَرَبِّصِيْنَ: انتظار کرنے والے' منتظرین' (تفعل) تَرَبُّصٌ سے' اسم فاعل جمع مذکر (بحالت نصب و جر)' مُتَرَبِّصٌ واحد۔(٥٢:٣١).

الْمُتَرَدِّيَةُ: اوپر سے گرنے والی' وہ حلال جانور جو اوپر سے گر کر ذبح کرنے سے پہلے مرجائے' (تفعل۱۱؛ تَرَدّٰی. يَتَرَدّٰی) تَرَدِّی (اوپر سے نیچے گرنا) سے' اسم فاعل واحد مؤنث، [مادہ؛ردی]۔(٥:٣).

مُتْرَفُوْا: امیر' خوشحال' فارغ البال' عیش پرست لوگ' (افعال۱) اِتْرَافٌ سے' اسم مفعول جمع مذکر (مضاف)، مُتْرَفٌ واحد۔ **مُتْرَفُوْهَا**: اس کے امیر/خوشحال لوگ، مُتْرَفُوْا مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔(٣٤:٣٤) (٤٣:٢٣).

مُتْرَفِيْنَ: عیش پرست' خوشحال' نازونعمت میں پلے ہوئے' آسودہ حال' مزے سے زندگی کاٹنے والے' (افعال) اِتْرَافٌ سے' اسم مفعول جمع مذکر (بحالت نصب وجر)' مُتْرَفٌ واحد۔(٥٦:٤٥).

مُتْرَفِيْهَا: (مُتْرَفِیْ.هَا) اس (بستی) کے عیش پرست دولت مند لوگ' اس کے نازونعمت میں پلے ہوئے' اس کے آسودہ حال' مُتْرَفِیْ مضاف، هَا (ضمیر واحد غائب مؤنث) مضاف الیہ۔ مُتْرَفِیْ اصل میں مُتْرَفِيْنَ تھا، بسبب اضافت نون اعرابی گر گیا۔(١٧:١٦).

مُتْرَفِيْهِمْ: (مُتْرَفِیْ.هِمْ) ان کے خوشحال کیے گئے' ان میں دولت مند لوگ، مُتْرَفِیْ (بسبب اضافت نون اعرابی حذف ہوگیا) مضاف، هِمْ (ضمیر جمع غائب مذکر) مضاف الیہ۔(٢٣:٦٤).

سے، مضارع جمع غائب مذکر۔(۲۱۰:۲) (۱۵۸:۶) (۵۳:۷، ۱۹۸) (۶:۸) (۳۳:۱۶) (۱۹:۳۳) (۴۳:۳۵) (۴۹:۳۶) (۱۹:۳۷) (۶۸:۳۹) (۴۵:۴۲) (۶۶:۴۳) (۱۸:۴۷، ۲۰) (۴۴:۵۱) (۲۳:۸۳، ۳۵) (۱۷:۸۸).

یُنْظَرُوْنَ: وہ مہلت دیے جائیں گے، ان کو مہلت دی جائے گی، (افعال۱) اِنْظَارٌ سے، مضارع مجہول جمع غائب مذکر۔(۱۶۲:۲) (۸۸:۳) (۸:۶) (۸۵:۱۶) (۴۰:۲۱) (۲۹:۳۲).

یَنْعِقُ: وہ آواز دیتا ہے، وہ چیختا ہے، (ضرب۱) نَعْقٌ (بلند آواز نکالنا، چیخنا، کائیں کائیں کرنا) سے، مضارع واحد غائب مذکر۔(۱۷۱:۲).

یَنْعِهٖ: (یَنْعِ.ہٖ) اس کا پکنا، پھل کا پکنا، یَنْعِ (مصدر، فتح۶: یَنَعَ.یَیْنَعُ) مضاف، ہٖ (ضمیر واحد غائب مذکر) مضاف الیہ۔(۹۹:۶).

یُنْغِضُوْنَ: وہ ہلائیں گے، (افعال۱) اِنْغَاضٌ (ہلنا، مسخری سے سر ہلانا) سے، مضارع جمع غائب مذکر۔(۵۱:۱۷).

یُنْفَخُ: پھونکا جائے گا، (نصر) نَفْخٌ سے، مضارع مجہول واحد غائب مذکر۔(۷۳:۶) (۱۰۲:۲۰) (۸۷:۲۷) (۱۸:۷۸).

یَنْفَدُ: وہ ختم ہو جاتا ہے، وہ فنا ہو جائے گا، (سمع۱) نَفَادٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔(۹۶:۱۶).

یَنْفِرُوْا: (کہ) نکل جائیں، (ضرب۱) نُفُوْرٌ و نِفَارٌ سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر۔(۱۲۲:۹).

یَنْفَضُّوْا: وہ پراگندہ ہو جائیں، منتشر ہو جائیں، (انفعال۲؛ اِنْفَضَّ.یَنْفَضُّ) اِنْفِضَاضٌ (ٹوٹنا، متفرق ہونا) سے، مضارع (منصوب) جمع غائب مذکر، [مادہ؛ فضض]۔(۷:۶۳).

یَنْفَعُ: وہ نفع دیتا ہے، وہ نفع دے گا، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر۔(۱۶۴:۲) (۱۱۹:۵) (۱۵۸:۶) (۱۷:۱۳) (۸۸:۲۶) (۵۷:۳۰) (۲۹:۳۲) (۵۲:۴۰).

یَنْفَعُكَ: (یَنْفَعُ.كَ) وہ تجھے نفع (نہیں) دے سکتا ہے، یَنْفَعُ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، كَ ضمیر مفعول (واحد حاضر مذکر)۔(۱۰۶:۱۰).

یَنْفَعُكُمْ: (یَنْفَعُ.كُمْ) وہ تمہیں نفع (نہیں) دے گا، یَنْفَعُ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔(۳۴:۱۱) (۶۶:۲۱).

لَنْ یَّنْفَعَكُمْ: (لَنْ یَّنْفَعَ.كُمْ) وہ تمہیں ہرگز نفع نہیں دے گا، لَنْ یَّنْفَعَ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع منفی بہ لن واحد غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔(۱۶:۳۳) (۳۹:۴۳).

یَنْفَعُنَا: (یَنْفَعُ.نَا) (جو) ہمیں نفع (نہ) دے، وہ ہمیں فائدہ پہنچائے، یَنْفَعُ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، نَا ضمیر مفعول (جمع متکلم)۔(۷۱:۶)، یَنْفَعَنَا (۲۱:۱۲) (۹:۲۸).

یَنْفَعُوْنَكُمْ: (یَنْفَعُوْنَ.كُمْ) وہ تمہیں فائدہ دے سکتے ہیں، یَنْفَعُوْنَ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر، كُمْ ضمیر مفعول (جمع حاضر مذکر)۔(۷۳:۲۶).

یَنْفَعُهٗ: (یَنْفَعُ.هٗ) وہ اسے فائدہ (نہ) دے، وہ اسے نفع (نہیں) دے گا، یَنْفَعُ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، هٗ ضمیر مفعول (واحد غائب مذکر)۔(۱۲:۲۲).

یَنْفَعُهُمْ: (یَنْفَعُ.هُمْ) وہ ان کو فائدہ دیتا ہے، وہ ان کو نفع (نہیں) دیتا ہے، اس نے ان کو نفع (نہ) دیا تھا، یَنْفَعُ، (فتح) نَفْعٌ سے، مضارع واحد غائب مذکر، هُمْ ضمیر مفعول (جمع غائب مذکر)۔(۱۰۲:۲) (۱۸:۱۰) (۵۵:۲۵) (۸۵:۴۰).

یُنْفِقُ: وہ خرچ کرتا ہے، (افعال۱) اِنْفَاقٌ (خرچ کرنا) سے، مضارع واحد غائب مذکر۔(۲۶۴:۲) (۶۴:۵) (۹۸:۹، ۹۹) (۷۵:۱۶).

یُنْفِقْ: (لِیُنْفِقْ) وہ خرچ کرے، (افعال) اِنْفَاقٌ سے، امر واحد غائب مذکر۔(۷:۶۵، ۷).

یُنْفِقُوْا: وہ خرچ کریں، وہ خرچ کرتے رہیں، (افعال) اِنْفَاقٌ سے، امر جمع غائب مذکر۔ یہاں لام الامر محذوف ہے۔(۳۱:۱۴).

یُنْفِقُوْنَ: وہ خرچ کرتے ہیں، وہ خرچ کریں گے، (افعال) اِنْفَاقٌ سے، مضارع جمع غائب مذکر۔(۳:۲، ۲۱۵، ۲۱۹،

(حَقٌّ) اسماء: [اَحَقُّ و (اَحَقَّ)]، اَلْحَآقَّۃُ، حَقِیْقٌ.

متفرق اسماء: حَقٌّ و (حَقٍّ، حَقٌّ، حَقَّ، الْحَقِّ، حَقًّا)، حَقَّہٗ.

حکم

(حُکْمٌ) افعال: اَحْکُمُ، اُحْکُمْ، تَحْکُمُ و (تَحْکُمَ)، تَحْکُمُوْا، تَحْکُمُوْنَ، حَکَمَ، حَکَمْتَ، حَکَمْتُمْ، یَحْکُمُ و (یَحْکُمَ)، یَحْکُمْ(لِیَحْکُمْ)، لَمْ یَحْکُمْ، یَحْکُمَانِ.

(اِحْکَامٌ) افعال: [اُحْکِمَتْ]، یُحْکِمُ.

(تَحْکِیْمٌ) افعال: [یُحَکِّمُوْکَ]، یُحَکِّمُوْنَکَ.

(تَحَاکُمٌ) افعال: [یَتَحَاکَمُوْا].

(حُکْمٌ) اسماء: [اَحْکَمُ]، الْحٰکِمِیْنَ، الْحُکَّامِ، حَکَمًا.

(حِکْمَۃٌ) اسماء: حَکِیْمٌ و (حَکِیْمٍ، الْحَکِیْمُ، حَکِیْمًا).

(اِحْکَامٌ) اسماء: مُحْکَمٰتٌ، مُحْکَمَۃٌ.

متفرق اسماء: حُکْمًا و (حُکْمٍ، حُکْمُ، الْحُکْمَ، الْحُکْمُ)، حِکْمَۃٌ و (حِکْمَۃٍ، الْحِکْمَۃَ)، حُکْمُہٗ و (حُکْمِہٖ)، حُکْمِہِمْ.

حلف

(حَلْفٌ) افعال: حَلَفْتُمْ، یَحْلِفُنَّ، یَحْلِفُوْنَ.

(حَلْفٌ) اسماء: حَلَّافٍ.

حلق

(حَلْقٌ) افعال: [لَاتَحْلِقُوْا].

(تَحْلِیْقٌ) اسماء: مُحَلِّقِیْنَ.

حلقم

متفرق اسماء: الْحُلْقُوْمَ.

حلل

(حِلٌّ و حُلُوْلٌ) افعال: [اُحْلُلْ]، [تَحِلُّ]، تَحُلُّ، حَلَلْتُمْ، [یَحِلُّ و (یَحِلَّ)]، لَایَحِلُّ، یَحْلِلْ، یَحِلُّوْنَ.

(اِحْلَالٌ) افعال: [اَحَلَّ]، اُحِلَّ، اُحِلَّ، اُحِلَّتْ، اَحْلَلْنَا، [اَحَلَّنَا]، اَحَلُّوْا، لَاتُحِلُّوْا، یُحِلُّ، یُحِلُّوْا، یُحِلُّوْنَہٗ.

(حَلٌّ و حِلٌّ) اسماء: [حَلَآئِلُ]، [مَحِلَّہٗ]، مَحِلُّھَا.

(اِحْلَالٌ) اسماء: مُحِلِّی.

متفرق اسماء: تَحِلَّۃَ، حِلٌّ و (حِلًّا)، حَلٰلٌ و (حَلٰلًا).

حلم

(حِلْمٌ) اسماء: حَلِیْمٌ و (حَلِیْمٍ، الْحَلِیْمُ، حَلِیْمًا).

متفرق اسماء: اَحْلٰمٍ و (الْاَحْلٰمِ)، اَحْلَامُھُمْ، الْحُلُمَ.

حلی

(تَحْلِیَۃٌ) افعال: [حُلُّوْا]، یُحَلَّوْنَ.

متفرق اسماء: حِلْیَۃٍ و (حِلْیَۃً، الْحِلْیَۃِ)، حُلِیِّھِمْ.

حما

(حَمًا) اسماء: حَمِئَۃٍ.

متفرق اسماء: حَمَاٍ.

حمد

(حَمْدٌ) افعال: یُحْمَدُوْا.

(حَمْدٌ) اسماء: اَحْمَدُ، الْحٰمِدُوْنَ، حَمِیْدٌ و (حَمِیْدٍ، الْحَمِیْدُ، حَمِیْدًا)، مَحْمُوْدًا.

(تَحْمِیْدٌ) اسماء: مُحَمَّدٌ و (مُحَمَّدٍ).

متفرق اسماء: حَمْدِ و (الْحَمْدُ)، حَمْدِکَ، حَمْدِہٖ.

حمر

(حَمْرٌ) اسماء: [حُمُرٌ].

متفرق اسماء: الْحِمَارِ، حِمَارِکَ، حُمُرٌ، الْحَمِیْرَ.

حمل

(حَمْلٌ) افعال: اِحْمِلْ، اَحْمِلُ، اَحْمِلُکُمْ، تَحْمِلُ، تَحْمِلْ، لَاتَحْمِلْ، تُحْمَلُوْنَ، تَحْمِلُہٗ، تَحْمِلُھُمْ، [حَمَلَ]، حَمَلَتْ، حُمِلَتْ، حَمَلَتْہُ، حَمَلَتْہُ، حَمَلْنَا، حَمَلْنٰکُمْ، حَمَلْنٰہُ، حَمَلْنٰھُمْ، حَمَلَھَا، نَحْمِلُ، یَحْمِلُ، لَایُحْمَلُ، یَحْمِلْنَ، یَحْمِلْنَھَا، یَحْمِلُوْا، یَحْمِلُوْنَ، لَمْ یَحْمِلُوْھَا.

(تَحْمِیْلٌ) افعال: [لَاتُحَمِّلْنَا]، حُمِّلَ، حُمِّلْتُمْ، حُمِّلْنَا، حُمِّلُوْا.

(اِحْتِمَالٌ) افعال: اِحْتَمَلَ، اِحْتَمَلُوْا.

(حَمْلٌ) اسماء: الْحٰمِلٰتِ، حَامِلِیْنَ، حَمَّالَۃَ، حَمُوْلَۃً.

متفرق اسماء: الْاَحْمَالِ، حِمْلٌ و (حِمْلًا)، حَمْلٍ و (حَمْلًا)، حَمْلُہٗ، حِمْلِھَا، حَمْلَھَا، حَمْلَھُنَّ.

ثلاثی مجرد

بابِ نَصَرَ

	نمبر	مادہ	مصدر	ماضی	مضارع	امر	فاعل	مفعول
صحیح	۱	نصر	نَصْرٌ	نَصَرَ(نُصِرَ)	یَنْصُرُ(یُنْصَرُ)	اُنْصُرْ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ
مہموز الفاء	۲	اخذ	اَخْذٌ	اَخَذَ(اُخِذَ)	یَاْخُذُ(یُؤْخَذُ)	اُءْخُذْ، خُذْ	اٰخِذٌ	مَاْخُوْذٌ
مہموز العین	۳							
مہموز اللام	۴	ھنا	ھَنْـاً	ھَنَاَ(ھُنِیَٔ)	یَھْنُؤُ(یُھْنَؤُ)	اُھْنُءْ	ھَانِئٌ	مَھْنُوْءٌ
مضاعف	۵	مدد	مَدٌّ	مَدَّ(مُدِدَ)	یَمُدُّ(یُمَدُّ)	اُمْدُدْ، مُدَّ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ
اجوف واوی	۶	قول	قَوْلٌ	قَالَ(قِیْلَ)	یَقُوْلُ(یُقَالُ)	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُوْلٌ
ناقص واوی	۷	تلو	تِلَاوَۃٌ	تَلَا(تُلِیَ)	یَتْلُوْ(یُتْلٰی)	اُتْلُ	تَالٍ، التَّالِیْ	مَتْلُوٌّ

بابِ ضَرَبَ

	نمبر	مادہ	مصدر	ماضی	مضارع	امر	فاعل	مفعول
صحیح	۱	ضرب	ضَرْبٌ	ضَرَبَ(ضُرِبَ)	یَضْرِبُ(یُضْرَبُ)	اِضْرِبْ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ
مہموز الفاء	۲	افك	اَفْكٌ	اَفَكَ(اُفِكَ)	یَاْفِكُ(یُؤْفَكُ)	اِیْفِكْ	اٰفِكٌ	مَاْفُوْكٌ
مہموز العین	۳	وال	وَاْلٌ	وَاَلَ(وُئِلَ)	یَئِلُ(یُوْئَلُ)	اِلْ	وَائِلٌ	مَوْئُوْلٌ
مہموز اللام	۴	ھنا	ھَنَاءٌ	ھَنَاَ(ھُنِیَٔ)	یَھْنِئُ(یُھْنَؤُ)	اِھْنِئْ	ھَانِئٌ	مَھْنُوْءٌ
مضاعف	۵	حلل	حِلٌّ	حَلَّ(حُلِلَ)	یَحِلُّ(یُحْلَلُ)	اِحْلِلْ، حِلَّ	حَالٌّ	مَحْلُوْلٌ
مثال واوی	۶	وعد	وَعْدٌ	وَعَدَ(وُعِدَ)	یَعِدُ(یُوْعَدُ)	عِدْ	وَاعِدٌ	مَوْعُوْدٌ
مثال یائی	۷	یسر	یُسْرٌ، یَسْرٌ	یَسَرَ(یُسِرَ)	یَیْسِرُ(یُوْسَرُ)	یْسِرْ	یَاسِرٌ	مَیْسُوْرٌ
اجوف یائی	۸	بیع	بَیْعٌ	بَاعَ(بِیْعَ)	یَبِیْعُ(یُبَاعُ)	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِیْعٌ
ناقص یائی	۹	ھدی	ھِدَایَۃٌ	ھَدٰی(ھُدِیَ)	یَھْدِیْ(یُھْدٰی)	اِھْدِ	ھَادٍ، الْھَادِیْ	مَھْدِیٌّ
لفیف مفروق	۱۰	وقی	وِقَایَۃٌ	وَقٰی(وُقِیَ)	یَقِیْ(یُوْقٰی)	قِ	وَاقٍ، الْوَاقِیْ	مَوْقِیٌّ
لفیف مقرون	۱۱	طوی	طَیٌّ	طَوٰی(طُوِیَ)	یَطْوِیْ(یُطْوٰی)	اِطْوِ	طَاوٍ، الطَّاوِیْ	مَطْوِیٌّ